سورة يوسف

آيات ٣٠ - ٣٧

وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ
ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَیْهِنَّ وَ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّ اٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ
مِّنْهُنَّ سِكِّیْنًا وَّ قَالَتِ اخْرُجْ عَلَیْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَیْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا
بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ ؕ وَ لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ
فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَ لَىٕنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَ لَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ﴿۳۲﴾
قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ ۚ وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ
الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَیْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۴﴾
ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ لَیَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۳۵﴾ ع
وَ دَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَیٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَ قَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَحْمِلُ
فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا
طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ
لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

وَقَالَ نِسۡوَةٌ فِی الۡمَدِیۡنَةِ امۡرَاَتُ الۡعَزِیۡزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنۡ نَّفۡسِهٖ ۚ قَدۡ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتۡ بِمَکۡرِهِنَّ اَرۡسَلَتۡ اِلَیۡهِنَّ

وَقَالَ نِسۡوَةٌ فِی الۡمَدِیۡنَةِ - اور کہا کچھ عورتوں نے اس شہر میں

نِسْوَةٌ - (اسم جمع - عورتیں) ، اس لفظ سے واحد نہیں اس سے غیر لفظی واحد اِمْرَاَة (ایک عورت)

امۡرَاَتُ الۡعَزِیۡزِ - (کہ) عزیز کی عورت

عَزِیْز - مقتدر، غالب، مقتدر اعلیٰ، اعلیٰ درجے کا افسر

تُرَاوِدُ فَتٰىهَا - پھسلاتی ہے اپنے نوعمر خادم کو

فَتٰی - نوجوان، غلام، خادم

فَتَاة - نوجوان عورت

عَنۡ نَّفۡسِهٖ - اپنے نفس (کو تھامنے) سے

قَدۡ شَغَفَهَا حُبًّا - وہ دل پر چھا گیا ہے اس کے بلحاظ محبت

شَغَفَ یَشْغَفُ ، شَغْفًا - دل میں اترنا، دل پر چھا جانا

شَغَاف - وہ پردہ جس میں دل لپٹا ہوتا ہے (Pericardium)

اِنَّا لَنَرٰىهَا - بیشک ہم ضرور دیکھتی ہیں اس کو

رأی یَرَی ، رُؤیةً - دیکھنا

فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ - ایک کھلی گمراہی میں

فَلَمَّا سَمِعَتۡ - پھر جب اس عورت نے سنا

وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾

بِمَكْرِهِنَّ - ان عورتوں کے مکر کے بارے میں

اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ - تو اس نے پیامبر بھیجا ان کی طرف

وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ - اور اس نے تیار کی ان کے لیے

(ع ت د) اَعْتَدَ يُعْتِدُ ، اِعْتَاداً - تیار کرنا (IV)

مُتَّكَاً - ایک بیٹھک (مجلس) (و ك أ)

اِتَّكَأَ يَتَّكِئ ، اِتِّكاءً - تخت پر تکیہ / سہارا لگا کر بیٹھنا (VIII)

مُتَّكَأ - (اسم مکان) - مجلس، سہارا / تکیہ لگانے کی جگہ، بیٹھک

اردو میں : تکیہ، تکیہ کلام

وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ - اور اس نے دی ہر ایک کو

مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا - ان میں سے ایک چھری

سِكِّين : چھری

یہ سَكَنَ ... سُكُون سے مشتق ہے
چھری جس مذبوح پر چلتی ہے اس کی حرکت کو ختم کر دیتی ہے

وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ - اور اس نے کہا تو نکل ان (عورتوں) پر

فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ - پھر جب عورتوں نے دیکھا اس کو

رَأَيْنَهُ : (رأى يرى ، رُؤية) - نَ (جمع مؤنث کی وجہ سے)

وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾

اَكْبَرْنَهٗ - تو انہوں نے عظیم سمجھا اُس کو

(ک ب ر)

اَكْبَرَ يُكْبِرُ ، اِكْبَاراً - بہت بڑا سمجھنا (IV)

عظیم سمجھنا (اور حیران ہو جانا)

وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ - اور انھوں نے کاٹ ڈالا اپنے ہاتھوں کو

وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ - اور انھوں نے کہا پاکیزگی اللہ کی ہے

حَاشَ لِلّٰهِ ۔ کلمہ تعجب (An exclamatory sentence)

حَاشَ ۔ اصل میں حَاشَا ہے،
الف تخفیف کے لیے گرادیا گیا

حَاشَ ۔ کے اصل معنی ہیں " دور ہونا" - حَاشَ لِلّٰهِ ۔ اللہ کی پاکیزگی کے لیے آتا ہے،اللہ
تمام صفاتِ عجز سے دور (پاک) ہے،ایسا حسین پیدا کرنے پر اس کی قدرت پر تعجب ہے

اردو میں : حاشا (حاشا وَ کلّا- خدا اس سے بچائے)، تحاشا (بے تحاشا)، حاشیہ (دوری کے معنی میں حاشیہ سے مراد کنارا لیا جاتا ہے)

مَا هٰذَا بَشَرًا - نہیں ہے یہ کوئی بشر

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا - نہیں ہے یہ مگر

مَلَكٌ كَرِيْمٌ - کوئی معزز فرشتہ

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ
اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ
حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾

شہر کی عورتیں آپس میں چرچا کرنے لگیں کہ "عزیز کی بیوی اپنے نوجوان غلام کے پیچھے پڑی ہوئی ہے، محبت نے اس کو بے قابو کر رکھا ہے، ہمارے نزدیک تو وہ صریح غلطی کر رہی ہے، اس نے جو اُن کی یہ مکارانہ باتیں سنیں تو اُن کو بلاوا بھیج دیا اور ان کے لیے تکیہ دار مجلس آراستہ کی اور ضیافت میں ہر ایک کے آگے ایک چھری رکھ دی (پھر عین اس وقت جبکہ وہ پھل کاٹ کاٹ کر کھا رہی تھیں) اس نے یوسفؑ کو اشارہ کیا کہ ان کے سامنے نکل آ جب ان عورتوں کی نگاہ اس پر پڑی تو وہ دنگ رہ گئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں اور بے ساختہ پکار اٹھیں "حاشاللّٰہ، یہ شخص انسان نہیں ہے، یہ تو کوئی بزرگ فرشتہ ہے

And some ladies in the city began to say: "The chief's wife, violently in love with her houseboy, is out to tempt him. We think she is clearly mistaken. Hearing of their sly talk the chief's wife sent for those ladies, and arranged for them a banquet, and got ready couches, and gave each guest a knife. Then, while they were cutting and eating the fruit, she signalled Joseph: "Come out to them." When the ladies saw him they were so struck with admiration that they cut their hands, exclaiming: "Allah preserve us. This is no mortal human. This is nothing but a noble angel!

محمد اقبال

وَقَالَ نِسۡوَةٌ فِي الۡمَدِيۡنَةِ امۡرَاَتُ الۡعَزِيۡزِ تُرَاوِدُ فَتٰٮهَا عَنۡ نَّفۡسِهٖ‌ ۚ قَدۡ شَغَفَهَا حُبًّا‌ ؕ اِنَّا لَنَرٰٮهَا فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۝۳۰ فَلَمَّا سَمِعَتۡ بِمَكۡرِهِنَّ اَرۡسَلَتۡ اِلَيۡهِنَّ وَاَعۡتَدَتۡ لَهُنَّ مُتَّكَـاً وَّاٰتَتۡ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنۡهُنَّ سِكِّيۡنًا وَّقَالَتِ اخۡرُجۡ عَلَيۡهِنَّ‌ ۚ

واقعے کا شہر کی عورتوں میں چرچا

- عزیز مصر نے اگرچہ رسوائی سے بچنے کے لیے حضرت یوسف (علیہ السلام) سے کہہ دیا تھا کہ جو ہوا سو ہوا، اب اس کا چرچا نہ کریں، اس میں میری بدنامی ہے اور اپنی قصوروار بیوی سے معافی منگوا کر بات کو دبا دیا تھا۔ مگر بات کسی طرح پوشیدہ نہ رہ سکی اور شادی شدہ سرکاری بیگمات تک پہنچ گئی اور شہر میں بیگمات چرچا کرنے لگیں
- شہر کی عورتوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام کے عشق میں دیوانی ہو رہی ہے، اس پر ڈورے ڈال رہی ہے لیکن کچھ نہیں کر پا رہی ہے۔ ان تمام چہ مہ گوئیوں میں عزیزِ مصی کی بیوی پر انگشت نمائی، اس کی ملامت اور کمتری کا پہلو واضح تھا
- عزیز مصر کی بیوی نے جب سنا کہ شہر میں اس کے خلاف اس طرح کے چرچے ہو رہے ہیں اور مصر کی عورتیں ایسی طعن آمیز باتیں کر رہی ہیں تو اس نے بھی جوابی کارروائی کا منصوبہ بنایا
- یہ اس معاشرے کے انتہائی اعلیٰ سطح کے لوگوں کی بات تھی اور اس کا چرچا بھی اسی سطح پر ہو رہا تھا۔ اسے بھی اپنے ارد گرد سب لوگوں کے کردار کا پتا تھا کہاں کیا خرابی ہے اور کس کے ہاں کتنی گندگی ہے وہ سب جانتی تھی۔ چنانچہ اس نے اس اعلیٰ سوسائٹی کے اجتماعی کردار کا بھانڈا بیچ چوراہے میں پھوڑنے کا فیصلہ کرلیا
- اس نے اشرافیہ طبقے کی ان بیگمات کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی اور اشراف مصر کی تقریبات کے طریقے پر چاندنی کا فرش بچھایا گیا، گاؤ تکیے رکھے گئے اور پر تکلف دعوت کا اہتمام کیا گیا، جس میں کھانے پینے کا سامان، پھل اور ہر پلیٹ میں چھری بھی رکھی

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّ اٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّ قَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾

یوسف علیہ السلام کے پاکیزہ کردار کی گواہی

- جب عورتیں پھل کاٹنے لگیں تو عزیزِ مصر کی بیوی نے یوسفؑ کو وہاں نکل آنے کا کہا، آپ جس وقت وہاں اس کمرے میں آئے تو آپکا حسن و رعب اور عظمت و جلال دیکھ کر عورتیں بے خود ہو گئیں، بے خودی اور وارفتگی کی اس کیفیت میں چھریاں اپنے ہی ہاتھوں پر چلالیں جن سے ان کے ہاتھ زخمی اور خون آلود ہوگئے (اور کہہ اٹھیں کہ یہ کوئی انسان نہیں فرشتہ ہے)
- حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب مجھے شب معراج تیسرے آسمان کی طرف لیجایا گیا تو وہاں میری ملاقات یوسف سے ہوئی، هُوَ قَدْ أُعْطِىَ شَطْرَ الْحُسْنِ، اورانھیں حسن کا نصف حصہ دیا گیاہے (صحیح مسلم)
- اللہ تعالیٰ نے یوسفؑ کو صرف ظاہری حسن ہی نہیں عطا فرمایا بلکہ سیرت و کرادر کی وہ پختگی، آنکھوں میں حیا، اور عفت کی وہ پاکیزگی بھی عطا فرمائی جو اس معاشرے میں ناپید تھی۔ جس نے یقیناً ان کی رعنائی اور دلربائی میں کئی گنا اضافہ کر دیا ہوگا
- اشرافیہ کی ان عورتوں نے آپ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی بہت کوششیں کیں لیکن آپ نے آنکھ اٹھا کر بھی ان کی طرف نہیں دیکھا (بعض مفسرین کے نزدیک، اس وقت ان عورتوں نے کہا : حاشا للہ ! یہ انسان نہیں، یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے ورنہ کوئی انسان حسن کی ایسی بے حجابانہ دعوت کو رد کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا
- یعنی یہ ان کے سیرت و کردار کے پاکیزگی کی جانب اشارہ ہے کیونکہ فرشتوں ہی میں یہ وصف ہے کہ وہ کبھی کسی برائی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ (بعض دوسرے مفسرین کے نزیک یہ کلمہ ان کے ملکوتی حسن کی طرف اشارہ ہے، اور بعض نے ان دونوں معنوں کو مراد لیا ہے۔ یعنی وہ حسن جس پر کسی گناہ کا داغ نہ ہو)

قَالَتۡ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیۡ لُمۡتُنَّنِیۡ فِیۡهِ ؕ وَلَقَدۡ رَاوَدۡتُّهٗ عَنۡ نَّفۡسِهٖ فَاسۡتَعۡصَمَ ؕ وَلَئِنۡ لَّمۡ یَفۡعَلۡ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسۡجَنَنَّ وَلَیَکُوۡنًا مِّنَ الصّٰغِرِیۡنَ ﴿۳۲﴾

قَالَتۡ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیۡ - اس نے کہا تو یہ ہے وہ

لَامَ یَلُوْمُ ، لَوْماً - ملامت کرنا

لُمۡتُنَّنِیۡ فِیۡهِ - تم نے یقیناً ملامت کی مجھ پر جس (کے بارے) میں

اردو: لوم (ملامت)، لائم (ملامت کرنیوالا)، ملامت

قرآنی اصطلاح: لَوْمَةَ لَائِمٍ - ملامت کرنے والے کی ملامت

وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ 5/54

وَلَقَدۡ رَاوَدۡتُّهٗ - اور بیشک میں نے پھسلایا ہے اس کو

عَنۡ نَّفۡسِهٖ - اپنے نفس کو (تھامنے سے)

اِسْتَعْصَمَ یَسْتَعْصِمُ ، اِسْتِعْصَاماً - بچنا، تھام رکھنا، قبول نہ کرنا (X)

(ع ص م)

اِسْتِعْصَام - میں مبالغہ ہے (اس نے سختی سے میری خواہش کو رد کردیا)

فَاسۡتَعۡصَمَ - تو وہ باز رہا

اردو میں: عاصم، عصمت، معصوم، اعصام، عاصمہ

وَلَئِنۡ لَّمۡ یَفۡعَلۡ - اور اگر نہ کیا اس نے

مَاۤ اٰمُرُهٗ - وہ کام جو میں کہہ رہی ہوں

لَیُسۡجَنَنَّ - تو وہ لازماً قید کیا جائے گا

لَ - لامِ تاکید

سَجَنَ یَسْجُنُ ، سَجْناً - قید کرنا

وَلَیَکُوۡنًا مِّنَ الصّٰغِرِیۡنَ - اور ہوگا بہت ذلیل و خوار

صَاغِر - کی جمع (چھوٹا، بے عزت، ذلیل.....)

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِىْ لُمْتُنَّنِىْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَ
لَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

عزیز کی بیوی نے کہا "دیکھ لیا! یہ ہے یہ وہ شخص جس کے معاملہ میں تم مجھ پر باتیں بناتی تھیں بے شک میں نے اِسے رجھانے کی کوشش کی تھی مگر یہ بچ نکلا اگر یہ میرا کہنا نہ مانے گا تو قید کیا جائے گا اور بہت ذلیل و خوار ہو گا

She said: "So now you see! This is the one regarding whom you reproached me. Indeed I tried to tempt him to myself but he held back, although if he were not to follow my order, he would certainly be imprisoned and humiliated.

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ﴿۳۲﴾

عزیز مصر کی بیوی کا اپنے لیے مجبوری و معذوری کا استدلال

- یہ صورتحال اس وقت کی مصر کی اشرافیہ (Elite class) کی اخلاقی حالت کو ظاہر کرتی ہے، اس عورت نے اُمراء و رؤساء اور بڑے گھرانوں کی بیگمات کو دعوت پہ بلایا اور دھڑلے سے ان کے سامنے اپنے محبوب نوجوان کو پیش کیا اور اس کی خوبصورت جوانی دکھا کرانھیں قائل کرنے کی کوشش کی کہ ایسے جوان رعنا پر میں مرنہ مٹتی تو آخر اور کیا کرتی۔ پھر یہ بڑے گھروں کی بہو بیٹیاں خود بھی اپنے عمل سے گویا اس امر کی تصدیق فرماتی ہیں کہ واقعی ان میں سے ہر ایک ایسے حالات میں وہی کچھ کرتی جو بیگم عزیز نے کیا۔
- پھر پوری بے حیائی سے اعلان کیا کہ ایک دفعہ تو یہ مجھ سے بچ گیا ہے مگر کب تک ؟آخر کار اسے میری بات ماننا ہوگی اور اگر اگر یہ اس کی خواہش نفس کا کھلونا بننے پر راضی نہ ہوا تو وہ اسے جیل بھجوادے گی۔
- معاشرے کی اخلاقی حالت - ایک شادی شدہ عورت کو اس بات کی ذرابرابر بھی پروانہیں کہ اس کے معاشقے کی سوسائٹی میں تشہیر ہو، یا اپنے جنسی عزائم کا اظہار کرے یا اس کا خاوند کیسے برداشت کرے گا کہ اس کی بیوی کے عشق کا چرچا ہوتا پھرے؟
- اہلِ مغرب اور ان کے مشرقی وکلاء آج عورتوں کی جس آزادی و بے باکی کو جدیدیت (Modernism) سمجھتے ہیں یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے، بہت پرانی (back dated) چیز ہے۔ دقیانوس سے سیکڑوں برس پہلے مصر میں یہ اسی شان کے ساتھ پائی جاتی تھی جیسی آج اس "روشن زمانے" میں پائی جارہی ہے۔ (حقیقت میں یہی جاہلیت ہے قدیم زمانے میں بھی تھی اور اب بھی ہے —جدید جاہلیت)

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ ۚ وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَ اَکُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ

قَالَ رَبِّ - (یُوسف نے) کہا: اے میرے رب!

السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ - قید خانہ مجھ کو زیادہ پسند ہے

مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ - اُس سے بلاتی ہیں یہ عورتیں جس کی طرف

وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ - اور اگر تو نے نہ پھیرا مجھ سے

صَرَفَ یَصْرِفُ ، صَرْفاً - پھیرنا، ہٹانا، دور کرنا

کَیْدَهُنَّ -ان کی چالبازی کو

اَصْبُ اِلَیْهِنَّ - (تو) میں مائل ہو جاؤں گا ان کی طرف

صَبَا یَصْبُوْ ، صَبْوَةً و صُبُواً - مائل ہونا

وَ اَکُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ - اور میں ہو جاؤں گا جاہلوں میں سے

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ - پھر قبول فرمالی اس کی دعا اس کے رب نے

اِسْتَجَابَ یَسْتَجِیْبُ ، اِسْتِجَابَةً - قبول کرنا (X)

اردو میں: جواب، اجابت (دعا کی قبولی)، مستجاب (مقبول)، مجیب (جواب دینے والا)

فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ۧ

فَصَرَفَ - اور پھیر دیں

عَنْهُ كَيْدَهُنَّ - اُس سے، اُن (عورتوں) کی چالیں

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ - بیشک وہی ہے سب کچھ سننے والا اور جاننے والا

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ - پھر ظاہر ہوا اُن پر (یعنی سوجھا ان لوگوں کو)

بَدَا يَبْدُوْ ، بَدَاءً و بَدْواً - ظاہر ہونا، دل میں آنا

مِّنْۢ بَعْدِ مَا - اس کے بعد (بھی کہ) جو

رَاَوُا الْاٰيٰتِ - ان لوگوں نے دیکھا نشانیوں کو (یعنی یوسفؑ کی بیگناہی کے ثبوتوں کو)

لَيَسْجُنُنَّهٗ - کہ اسے قید کر دیں

حَتّٰى حِيْنٍ - ایک مدت کے لیے۔

حِيْنٍ - ایک وقت، زمانہ، مدت (ایک وقت تک)

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٣٣﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ
عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۗ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٣٥﴾ ؏

یوسفؑ نے کہا "اے میرے رب، قید مجھے منظور ہے بہ نسبت اس کے کہ میں وہ کام کروں جو یہ لوگ مجھ سے چاہتے ہیں اور اگر تو نے ان کی چالوں کو مجھ سے دفع نہ کیا تو میں ان کے دام میں پھنس جاؤں گا اور جاہلوں میں شامل ہو رہوں گا

اس کے رب نے اس کی دعا قبول کی اور اُن عورتوں کی چالیں اس سے دفع کر دیں، بے شک وہی ہے جو سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے، پھر ان لوگوں کو یہ سوجھی کہ ایک مدت کے لیے اسے قید کر دیں حالانکہ وہ (اس کی پاکدامنی اور خود اپنی عورتوں کے برے اطوار کی) صریح نشانیاں دیکھ چکے تھے

Joseph said: "My Lord! I prefer imprisonment to what they ask me to do. And if You do not avert from me the guile of these women, I will succumb to their attraction and lapse into ignorance. Thereupon his Lord granted his prayer, and averted their guile from him. Surely He alone is All-Hearing, All-Knowing. Then it occurred to them to cast Joseph into prison for a while even though they had seen clear signs (of Joseph's innocence and of the evil ways of their ladies).

قَالَ رَبِّ السِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدۡعُوۡنَنِیۡۤ اِلَیۡہِ ۚ وَ اِلَّا تَصۡرِفۡ عَنِّیۡ کَیۡدَہُنَّ اَصۡبُ اِلَیۡہِنَّ وَ اَکُنۡ مِّنَ الۡجٰہِلِیۡنَ ﴿۳۳﴾

حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا

- "اے میرے رب ! مجھ کو قید خانہ اس سے زیادہ پسند ہے جس کی طرف وہ مجھے دعوت دیتی ہیں " یوسف علیہ السلام کی اس دعا کا پس منظر اور وہ حالات سامنے رکھنا ضروری ہے جن میں آپ نے یہ دعا فرمائی
- انیس بیس سال کا ایک خوبصورت صحتمند نوجوان غریبی، جلاوطنی اور جبری غلامی کے مراحل سے گزرنے کے بعد قسمت جسے دنیا کی سب سے بڑی متمدن سلطنت کے پایہ تخت میں ایک بڑے رئیس کے ہاں لے آئی یہاں پہلے تو خود اس گھر کی بیگم یہ اس کے پیچھے پڑ جاتی ہے جس سے اس کا شب و روز کا سامنا ہے۔ پھر اس کے حسن کا چرچا سارے دارالسلطنت میں پھیلتا ہے اور شہر بھر کے امیر گھرانوں کی عورتیں اس پر فریفتہ ہو جاتی ہیں۔اب ایک طرف وہ ہے اور دوسری طرف سیکڑوں خوبصورت جال ہیں جو ہر وقت ہر جگہ اسے پھانسنے کے لیے پھیلے ہوئے ہیں
- عزیز مصر کی بیوی نے عورتوں کی موجودگی میں جب آپ کو قید خانے کی دھمکی دی، تو ان عورتوں نے آپ کو سمجھانا شروع کر دیا کہ یوسف نادان نہ بنو اپنی جوانی اور حسن پر رحم کرو۔ تم کتنے خوش قسمت ہو کہ مصر کی ایک امیر ترین اور حسین ترین عورت تجھے دل سے چاہتی ہے تم کیوں بضد ہو۔ تم درخواست کو ضرور قبول کرو۔ ہم تجھے ازراہ خیر خواہی یہ مشورہ دے رہی ہیں
- آپ جواب تک ان تمام شیطانی چالوں اور مکاریوں کا سامنا کرتے چلے آرہے تھے اور ہر دامِ فریب کا کامیاب مقابلہ کیا تھا، اب یہ محسوس کیا کہ آپ عزیزِ مصر کی بیوی اور ان عورتوں کے شیطانی مکروفریب میں گھر گئے ہیں تو آپ نے اپنے رب کے سامنے اپنی بے بسی اور ناتوانی کا برملا اعتراف کرتے ہوئے اس کی اعانت اور توفیق کی التجا کی

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ ع

- ایک غیر شادی شدہ نوجوان کا ان شیطانی ترغیبات کا مقابلہ کرنا اور تنہائی کے وقت بھی دعوتِ گناہ کو ٹھکرا دینا بلاشبہ انتہائی قابلِ تعریف ہے مگر حیرت انگیز کمال تو ان کے ضبطِ نفس، عرفانِ نفس، اور طہارتِ فکر کا ہے کہ بدی اور گناہ کے سامنے کھڑے رہنے اور اپنے آپ کو نفس کے حوالے نہ کرنے پر ان کے دل میں کبھی یہ متکبرانہ خیال نہیں آتا کہ واہ رے میں، کیسی مضبوط ہے میری سیرت کہ ایسی ایسی حسین اور جوان عورتیں میری گرویدہ ہیں اور پھر بھی میرے قدم نہیں پھسلتے۔
- اس کے بجائے وہ اپنی بشری کمزوریوں کا خیال کرکے کانپ اٹھتا ہے اور نہایت عاجزی کے ساتھ خدا سے مدد کی التجا کرتا ہے کہ اے رب! میں ایک کمزور انسان ہوں، اگر تو مجھے ان کے مکروفریب سے نہ بچائے اور میری دستگیری نہ کرے تو میں ایک لمحہ بھی ان کی عیاریوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور میرے قدم پھسل جائینگے اور مجھ سے ایسا قصور سرزد ہوجائے گا کہ میرا شمار پھر صادقین اور مخلصین میں نہ ہوگا بلکہ جاہلوں میں ہونے لگے گا۔
- یہ حضرت یوسف (علیہ السلام) کی اخلاقی تربیت کا اہم ترین اور نازک ترین مرحلہ تھا، شدید آزمائش کے اس مرحلے میں آپ کے اندر دیانت، امانت، عفت، حق شناسی، راست روی، انضباط (ضبطِ نفس)، اور توازن ذہنی کی غیر معمولی صفات جو چھپی ہوئی تھیں اور جن سے آپ خود بھی بے خبر تھے، ابھر آئیں اور پورے زور کے ساتھ کام کرنے لگیں
- آپ نے عزیز مصر کی بیوی اور عورتوں کے مکروفریب سے نجات کی جو دعا مانگی، اللہ نے وہ قبول فرمالی جب تک وہ باہر رہے، اللہ تعالیٰ نے انھیں استقامت عطا فرمائی اور جب انھیں جیل بھیج دیا گیا تو اب جیل کی دیواریں انکی پاکدامنی کی دیواریں بن گئیں
- یوسفؑ کی بیگناہی کا ہر اس شخص کو علم ہوگیا یہ تمام معاملہ جس کے سامنے آیا لیکن اربابِ حل و اختیار نے اسی میں عافیت سمجھی کہ یوسفؑ کو ایک عرصے کے لیے جیل بھیج دیا جائے تاکہ آہستہ آہستہ صورتحال سکون پذیر ہوجائے اور لوگ اسے بھول جائیں

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّیۡۤ اَرٰىنِیۡۤ اَعۡصِرُ خَمۡرًا ۚ وَقَالَ الۡاٰخَرُ اِنِّیۡۤ اَرٰىنِیۡۤ اَحۡمِلُ فَوۡقَ رَاۡسِیۡ خُبۡزًا تَاۡكُلُ الطَّیۡرُ مِنۡهُ ؕ نَبِّئۡنَا بِتَاۡوِیۡلِهٖ ۚ

(XIVIII) (ف د ي)

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ - اور داخل ہُوئے اُس (یوسفؑ) کے ساتھ قید خانے میں

فَتَيٰنِ - دو جوان

فَتَيٰنِ - فَتٰی : کا تثنیہ (دو جوان)

قَالَ اَحَدُهُمَاۤ - کہا ان میں سے ایک نے

عَصَرَ يَعْصِرُ ، عَصْراً: نچوڑنا

اِنِّیۡۤ اَرٰىنِیۡۤ اَعۡصِرُ خَمۡرًا - کہ میں نے (خواب) دیکھا ہے کہ میں کشید کر رہا ہوں شراب

خَمْر : شراب

وَقَالَ الۡاٰخَرُ -اور کہا دوسرے نے

اِنِّیۡۤ اَرٰىنِیۡۤ اَحۡمِلُ - کہ میں نے (خواب) دیکھا ہے کہ اٹھائے ہُوئے ہوں

حَمَلَ يَحْمِلُ ، حَمْلٌ : اٹھانا

فَوۡقَ رَاۡسِیۡ خُبۡزًا - اپنے سر پر روٹیاں

فَوْق : اوپر

رَأْس : سر

خُبْز : روٹی، نان

تَاۡكُلُ الطَّیۡرُ مِنۡهُ - کھا رہے ہیں پرندے اس میں سے

اَلطَّيْر : پرندے

اَلطَّآئِر کی جمع (اس کی جمع طُيُوْر بھی آتی ہے

نَبِّئۡنَا بِتَاۡوِیۡلِهٖ - بتایئے ہمیں ان کی تعبیر

إِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٣٦ قَالَ لَا يَأْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيْلِهٖ قَبْلَ أَنْ يَّأْتِيَكُمَا ۭ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ۭ إِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝٣٧

إِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ - یقیناً ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نیک آدمی ہیں

قَالَ لَا يَأْتِيْكُمَا طَعَامٌ -(یوسف نے) کہا کہ نہیں آئے گا تمہارے پاس کھانا

تُرْزَقٰنِهٖٓ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا - جو تم دونوں کو دیا جاتا ہے مگر میں بتادوں گا

بِتَأْوِيْلِهٖ قَبْلَ - اس (خواب) کی تعبیر اس سے پہلے

أَنْ يَّأْتِيَكُمَا -کہ وہ آئے تمہارے پاس

ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ - یہ اس میں سے جس کا علم دیا مجھ جو میرے رب نے

إِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ بیشک میں نے چھوڑا اس قوم کے مذہب کو

لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ - جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ - اور جو آخرت کے بھی منکر ہیں

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّیۡۤ اَرٰٮنِیۡۤ اَعۡصِرُ خَمۡرًا ۚ وَقَالَ الۡاٰخَرُ اِنِّیۡۤ اَرٰٮنِیۡۤ اَحۡمِلُ فَوۡقَ رَاۡسِیۡ خُبۡزًا تَاۡکُلُ الطَّیۡرُ مِنۡهُ ؕ نَبِّئۡنَا
بِتَاۡوِیۡلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰٮكَ مِنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا یَاۡتِیۡکُمَا طَعَامٌ تُرۡزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاۡتُکُمَا بِتَاۡوِیۡلِهٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّاۡتِیَکُمَا ؕ ذٰلِکُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیۡ رَبِّیۡ ؕ اِنِّیۡ
تَرَکۡتُ مِلَّةَ قَوۡمٍ لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ کٰفِرُوۡنَ ﴿۳۷﴾

قید خانہ میں دو غلام اور بھی اس کے ساتھ داخل ہوئے ایک روز اُن میں سے ایک نے اُس سے کہا "میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں شراب کشید کر رہا ہوں" دوسرے نے کہا "میں نے دیکھا کہ میرے سر پر روٹیاں رکھی ہیں اور پرندے ان کو کھا رہے ہیں" دونوں نے کہا "ہمیں اس کی تعبیر بتایئے، ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ایک نیک آدمی ہیں، یوسفؑ نے کہا: "یہاں جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں اِن خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا یہ علم اُن علوم میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے عطا کیے ہیں واقعہ یہ ہے کہ میں نے اُن لوگوں کا طریقہ چھوڑ کر جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں

And with Joseph two other slaves entered the prison. One of them said: "I saw myself pressing wine in a dream"; and the other said: "I saw myself carrying bread on my head of which the birds were eating." Both said: "Tell us what is its interpretation; for we consider you to be one of those who do good. Joseph said: "I will inform you about the interpretation of the dreams before the arrival of the food that is sent to you. This knowledge is part of what I have been taught by my Lord. I have renounced the way of those who do not believe in Allah, and who deny the Hereafter.

محمد اقبال

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجۡنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّىۡۤ اَرٰٮنِىۡۤ اَعۡصِرُ خَمۡرًا ۚ وَقَالَ الۡاٰخَرُ اِنِّىۡۤ اَرٰٮنِىۡۤ اَحۡمِلُ فَوۡقَ رَاۡسِىۡ خُبۡزًا تَاۡكُلُ الطَّيۡرُ مِنۡهُ ؕ نَبِّئۡنَا بِتَاۡوِيۡلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰٮكَ مِنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۳۶﴾

یوسف علیہ السلام کی آزمائشوں کا تیسرا دور

- پہلا دور آپؑ کے لیے بے بسی اور کسمپرسی کا دور تھا جس میں آپؑ کو بیچا گیا، دوسرا دور آپؑ کی سیرت و کردار کا امتحان تھا۔
- قیدیوں کے خواب۔ جس جیل میں آپ کو رکھا گیا تھا اس میں دو مزید نوجوان آپ (علیہ السلام) کے ساتھ ہی جیل میں داخل ہوئے۔ قرآن کریم نے اپنے اسلوب کے مطابق اس کی تصریح نہیں کی کہ یہ دو نوجوان کون تھے (تاہم بائیبل کی روایت کے مطابق ان میں سے ایک شاہ مصر کے ساقیوں کا سردار تھا اور دوسرا شاہی نان بائیوں کا افسر تھا)
- گلاب کا پھول ویرانے میں ہو یا باغ میں، وہ اپنی خوشبو سے ہمیشہ پہچانا جاتا ہے : یوسف علیہ السلام اپنے حسنِ کردار و اخلاق کی بنا پر جیل میں بھی انتہائی عزت و احترام سے دیکھے جاتے تھے۔ نہ صرف قیدی بلکہ قید خانے کے حکام اور اہلکار تک ان کے معتقد ہو گئے تھے۔

(روایات میں ہے کہ یوسف علیہ السلام قید خانے میں کثرت سے عبادت کرتے، قیدیوں کے معاملات میں دلچسپی لیتے، ان کے دکھ درد میں شریک ہوتے اور ہر مشکل وقت میں کام آنے کی کوشش کرتے۔ کوئی قیدی بیمار ہو جاتا تو اس کی تیمارداری میں کوئی کمی نہ چھوڑتے اور جیل کے انتظامات کی بہتری میں بھی آپ علیہ السلام ہمیشہ جیل کے عمال کا ساتھ دیتے)

- قید خانے میں مذکورہ دو نوجوان ایک دن آپ کے پاس آئے اور ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو خواب میں شراب کشید کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور دوسرے نے کہا کہ میں خواب میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے اچک اچک کر روٹیاں کھا رہے تھے۔ آپ ایک نیک انسان ہیں ہمارے ان خوابوں کی تعبیر بتایئے

قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

خواب کی تعبیر اور دین کی دعوت

- حضرت یوسف علیہ السلام نے انہیں فوراً خوابوں کی تعبیر نہیں بتائی ! اور انہیں کہا کہ آج کھانا تقسیم ہونے سے پہلے وہ ان خوابوں کی تعبیر بتا دیں گے - یہ وقفہ کیوں ؟
  - ← اس کا ایک اثر تو پوچھنے والوں پر یہ پڑا ہو گا کہ حضرت یوسف نے ان کے خوابوں کو اہمیت دی ہے۔
  - ← دوسرا، وہ سرسری طور پر الٹی سیدھی کوئی بات بتا کر ان کو ٹالنا نہیں چاہتے بلکہ سوچ کر یا اپنے رب سے رجوع کرنے کے بعد ان کی تعبیر بتائیں گے
  - ← تیسرا، آپ نے پیغمبرانہ بصیرت سے کام لیتے ہوئے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا اور ان کو خوابوں کی تعبیر بتانے سے پہلے یہ ضروری سمجھا کہ ان کی زندگی کے لیے جو چیز سب سے زیادہ ضروری ہے وہ انھیں بتائی جائے- (دعوت توحید)
- چونکہ آپؑ پہلی دفعہ ان دو نوجوانوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کا دین پیش کر رہے تھے اس لیے نہایت ضروری تھا کہ سب سے پہلے اپنا تعارف کرواتے اور جس علم کی وجہ سے ان دونوں نوجوانوں کو حضرت یوسف علیہ السلامسے خاص تعلق پیدا ہوا تھا اس کے اصل ماخذ بیان کرتے
- آپ نے فرمایا جس علم کی مدد سے میں تمہیں تمہارے خوابوں کی تعبیر بتلاؤں گا یہ علم ان علوم میں سے ہے جس کی تعلیم مجھے میرے رب نے دی ہے۔ یہ علم انسانی واسطوں سے نہیں ملتا، اس کا سرچشمہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور وہ یہ علم انھیں عطا کرتا ہے جنھیں وہ رسالت و نبوت سے نوازتا ہے (تمہیں اس بات کا یقین کر لینا چاہیے کہ میں اللہ تعالیٰ کا نبی ہوں اور اسی وجہ سے میں تمہیں خوابوں کی تعبیر بتاؤں گا)

اضافی مواد
Reference Material

آیات ۲۱ - ۲۹ کے رموز واسباق

- طبقہ اشرافیہ میں جنسی بے راہ روی کا چلن قدیم زمانے سے چلا آ رہا ہے (جو اس دور میں بھی
- مکر، سازش، شیطانی وساوس، اور ایمان کے امتحان جیسے سخت حالات میں مدد و استعانت اللہ سے - اگر اس کا لطف و کرم اور نصرت و مدد نہ ہو تو کوئی کام بھی نہیں ہو سکتا۔ (یوسفؑ کی دعا، "اے میرے رب! میری مدد فرما، مجھے قوت بخش اور میری عقل، ایمان اور تقویٰ کی طاقت میں اضافہ فرماتا کہ میں ان شیطانی وسوسوں پر کامیابی حاصل کروں)
- اصلاً حافظ و نگہبان اللہ ہے نہ کہ انسان کی طاقت اور تقویٰ، البتہ ایمان اور تقویٰ اللہ سے جوڑے میں انتہائی مددگار
- اللہ تعالیٰ بندوں کی دعا بھی سنتا ہے اور ان کے اندرونی اسرار سے بھی آگاہ ہے اور انھیں مشکلات سے بچانے کی راہ سے بھی واقف ہے اور بچانے پہ قادر بھی
- گناہ سے بچنے کی توفیق مانگنے پر اللہ تعالیٰ گناہ سے محفوظ فرماتا ہے
- ہمیشہ سے طاغوت کے ہتھکنڈے رہے ہیں- جھوٹ، دھوکہ دہی، ترغیب، لالچ، ڈرانا دھمکانا، طاقت کا استعمال (یوسف علیہ السلام پر یہ سب ہتھکنڈے استعمال کیے گئے)
- قید ہونا لازمی طور پر خواری یا ذلت نہیں، یہ بے گناہی اور عصمت کا ثبوت بھی ہو سکتا ہے
- جنسی بے راہ روی جہالت کی علامت ہے (وَاَكُنۡ مِّنَ الۡجٰهِلِيۡنَ ..)
- بعض اوقات ظالم اپنے جرم اور ظلم پر پردہ ڈالنے کے لیے بے گناہ کو زندان میں ڈال دیتا ہے

آیات ۲۱ - ۲۹ کے رموز و اسباق

- اخلاقی شکست کھانے والے آخری چارے کے طور پر طاقت کا سہارا لیتے ہیں (لَيَسْجُنُنَّهُ)
- زندگی میں ہر موقع کو دعوتِ دین کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے چاہے یہ قید خانہ ہی کیوں نہ ہو ۔ایک مومن ہمہ وقتی داعی ہوتا ہے اسے ہر موقع کو حکمت کے ساتھ دین کی دعوت کے لیے استعمال کرنا چاہیے
- دعوتِ دین و توحید انتہائی حکمت کے ساتھ دینی چاہیے، دعوت کے لیے تمام سازگار اور مفید اقدام سے کام لیا جانا چاہیے
- دعوت و تبلیغ کے لیے فضا سازگار بنانا بھی داعی کی ذمہ داریوں میں سے ایک ہے
- خواب کی تعبیر سے پہلے یوسفؑ نے مخاطب کی نفسیات کی رعایت کرتے ہوئے نہایت خوبصورت استدلال کے ساتھ اپنا پیغام انھیں سنایا۔
- قید خانہ جہاں انسان کی آزادیاں سلب ہو جاتی ہیں، اس کو بھی انسان مثبت اور اچھے کاموں کے لیے استعمال کر سکتا ہے (ہر حال میں مثبت سوچ اور امید برقرار رکھنا)، نیکی کبھی ضائع نہیں جاتی
- مشکل حالات میں انسان کے اندر چھپی ہوئی صلاحتیں بہتر انداز میں سامنے آتی ہیں
- استبداد پہ مبنی نظام میں اور اس کی عدلیہ میں یکجہتی پائی جاتی ہے، عدلیہ کمزوروں کے استحصال میں حکومتی آلہ کار بنی ہوتی ہے (مصر کے حکام نے یوسفؑ کی بے گناہی کو جاننے کے باوجود انھیں زندان میں ڈال دیا)
- خواب کی تعبیر میں اس بات کا امکان موجود ہوتا ہے کہ وہ کسی واقع کو بیان کر رہی ہو

آیات ۲۱ - ۲۹ کے رموز واسباق

- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ تَعَالَى فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَدْلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ (صحيح البخاري – حديث 1423)

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"سات آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے (عرش کے) سائے میں {قیامت کے دن} جگہ دیں گے، جس دن کہ عرشِ الٰہی کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا (یعنی قیامت کے دن اور وہ سات آدمی یہ ہیں): 1: حاکم عادل۔ 2: وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پھلا پھولا۔ 3: وہ شخص جو مسجد سے نکلے تو اس کا دل مسجد میں اٹکا رہے، یہاں تک کہ دوبارہ مسجد میں چلا جائے۔ 4: وہ دو آدمی جنھوں نے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں دوستی کی، اس کے لئے جمع ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے۔ 5: وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔ 6: وہ شخص جس کو کسی صاحب حسب ونسب اور صاحب حسن وجمال خاتون نے غلط دعوت [حرام کاری کرنے کی] دی، مگر اس نے یہ کہہ کر اس کی دعوت رد کردی کہ: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ 7: اور وہ شخص جس نے صدقہ کیا تو اس کو ایسا چھپایا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتا نہ چلا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا؟"